بسلسلہ صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی

حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا

لجنہ اماء اللہ

حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا

امۃ الحفیظ عابدہ زیروی

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ پاکستان کو صد سالہ خلافت جوبلی کے مبارک موقع پر بچوں کیلئے سیرت صحابیات پر کتب شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔کوشش یہ کی گئی ہے کہ کتاب دلچسپ اور آسان زبان میں ہو، تا بچے شوق سے پڑھیں اور مائیں بھی بچوں کو فرضی کہانیاں سنانے کی بجائے ان کتب سے اپنے اسلاف کے کارنامے سنائیں تا کہ بچوں میں بھی ان جیسا بننے کی لگن پیدا ہو۔

خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔آمین

حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا

پیارے بچو!

آج آپ کو خادمِ رسول ﷺ انس بن مالکؓ کی والدہ کے حالات سناتے ہیں جو نہایت نیک اور پارسا عورت تھیں۔ ان کی اولاد نے ان سے نیکی کے عمدہ نمونے سیکھے۔ ان کا نام غمیصاء اور کنیت اُمِّ سُلَیم تھی ان کے والد ملحان بن خالد اور والدہ کا نام مُلَیکہ تھا۔(1)

حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا کے قبول اسلام اور شادی کا واقعہ بڑا دلچسپ ہے۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا کی شادی مالک بن نضر سے ہوئی تھی۔ اسی زمانہ میں حضرت انسؓ کی پیدائش ہوئی۔ جلد بعد ہی اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کر لیا۔ آپؓ مدینہ میں ابتدائی اسلام لانے والوں میں سے تھیں۔ آپؓ کے شوہر مالک بن نضر اپنے پرانے مذہب پر قائم رہنا چاہتے تھے۔ اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا کو جب موقع ملتا انہیں اسلام کی تبلیغ کیا کرتیں۔ یہ مالک کو ناگوار تھا اس لئے وہ ان کے قبولِ اسلام سے ناراض ہو کر شام چلے گئے اور وہیں ان کا انتقال ہو گیا۔ مالک کی وفات کے بعد انہی کے قبیلہ کے ایک شخص ابوطلحہ انصاری

نے (جو مدینہ کے سب سے زیادہ مالدار آدمی تھے) اُمِ سُلَیم کو نکاح کا پیغام دیا۔ مگر چونکہ ابوطلحہ مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ اُمِّ سُلَیمؓ نے ان کے پیغام کا انکار کر دیا۔ آپؓ نے اسلامی غیرت کا شاندار نمونہ دکھاتے ہوئے کہا میں مشرک سے ہرگز نکاح نہ کروں گی۔ (2)

حضرت اُمِّ سُلَیمؓ نے حکمت سے ابوطلحہ کو اسلام کے خوبصورت پیغام کی طرف دعوت دی۔ ابوطلحہ اس قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے جو درختوں کی پوجا کرتے تھے۔ اُمِّ سُلَیمؓ نے ابوطلحہ سے پوچھا کہ کیا تمہیں پتہ نہیں کہ تمہارا معبود جس کی تم عبادت کرتے ہو زمین سے اگتا ہے۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں ! اُمِّ سُلَیمؓ نے کہا، پھر کیا تمہیں ایک درخت کو پوجتے شرم نہیں آتی ؟ اُمِّ سُلَیمؓ نے انہیں اچھی طرح سمجھایا کہ آپ جیسے معزز آدمی کے پیغام کا میں انکار نہیں کر سکتی لیکن مشرک اور مسلمان کے درمیان شادی جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر آپ اسلام قبول کر لیں تو میں آپ سے کوئی حق مہر طلب نہ کروں گی۔ آپ کا اسلام قبول کرنا ہی میرا مہر ہو گا۔ چنانچہ اُمِّ سُلَیمؓ کی تبلیغ سے ابوطلحہ نے کچھ عرصہ بعد اسلام قبول کر لیا۔ اور اُمِ سُلَیمؓ نے وعدہ ایفاء کرتے ہوئے ان سے نکاح کیا۔ اُمِّ سُلَیمؓ کے بیٹے انسؓ کی ولایت میں یہ نکاح طے پایا۔ (3)

جیسا کہ ذکر ہوا ہے انس اُم سُلَیمؓ کی پہلی اولاد تھے جوان کے پہلے شوہر مالک بن نضر سے تھے۔ ابوطلحہ سے ان کے دو بیٹے عبداللہؓ اور ابوعمیرؓ ہوئے۔ وہی ابوعمیرؓ جنہوں نے ایک چڑیا پال رکھی تھی اور اس کا نام نغیر رکھا تھا۔ یہ چڑیا ایک دفعہ اچانک گم ہوگئی یا مرگئی تو حضورﷺ نے ابوعمیرؓ کو پریشان دیکھ کر ازراہ مزاح ان سے فرمایا کہ اے ابوعمیرؓ نغیر نے تیرے ساتھ کیا کیا؟ (4)

ابوعمیر کمسنی میں فوت ہو گئے ان کی وفات پر حضورﷺ نے اُمِ سُلَیمؓ کے نعم البدل کی دعا کی جس کے بعد عبداللہؓ پیدا ہوئے اور ان سے ابوطلحہؓ اور اُمِّ سُلَیمؓ کی نسل چلی۔ اس بچے کی پیدائش پر ان کی والدہ اُم سُلَیمؓ نے بڑے بیٹے انسؓ کے ہاتھ نوزائیدہ بچے کو دعا اور برکت کی غرض سے حضورﷺ کی خدمت میں بھجوایا۔ آنحضورﷺ نے جب انسؓ کو بچہ اٹھائے آتے دیکھا تو فرمایا معلوم ہوتا ہے اُمِّ سُلیمؓ کے ہاں بچہ ہوا ہے۔ یہ وہی بچہ تھا جس کی پیدائش سے پہلے حضورﷺ نے اسکے لئے دعا کی تھی۔ حضورﷺ نے پیار سے اس بچہ کو گود میں لے لیا اور مدینہ کی عمدہ اور مشہور کھجور عجوہ منگوائی۔ اسے چبا کر نرم کر کے بچہ کے منہ میں ڈالا تو وہ چوسنے لگا۔ حضورﷺ نے فرمایا دیکھو انصار کو کھجور سے کیسی محبت ہے کہ

نومولود بچہ بھی شوق سے کھجور چوسنے لگا ہے۔حضور ﷺ نے اس بچے کا نام عبداللہؓ رکھا اور اس کے لئے برکت کی دعا کی۔روایت ہے کہ عبداللہؓ کے نو بیٹے ہوئے اور وہ سب کے سب قرآن کے حافظ تھے۔اُمِ سُلَیمؓ کی سیرت کا دلکش اور اہم پہلوان کا حضور ﷺ کی دعاؤں پر کامل یقین ہے۔ کتنے اہتمام سے وہ اپنے نومولود بچے کو برکت اور دعا کے حصول کے لئے حضور ﷺ کی خدمت میں بھجواتی ہیں تاکہ حضور ﷺ کی دعاؤں سے فیضیاب ہوسکیں۔(5) اُمِّ سُلَیمؓ کو خود بھی دعاؤں سے اتنا شغف تھا کہ ایک دفعہ انہوں نے خود حضور ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کچھ کلمات سکھائیں جو اپنی دعاؤں میں پڑھا کروں اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ:۔

''تم دس دفعہ سبحان اللہ دس دفعہ الحمدللہ اور دس دفعہ اللہ اکبر کہو، پھر جو دعا کرو گی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔''(6)

دس سال کی عمر میں انسؓ کی والدہ انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرنے کے لئے آپ ﷺ کے پاس لے گئیں اور حضور ﷺ سے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ سوائے میرے ہر انصاری مرد یا عورت نے آپ کو کوئی نہ کوئی تحفہ دیا ہے۔میرے پاس بس میرا یہی بچہ ہے۔اگر آپ ﷺ اسے قبول فرمالیں تو مجھے بے حد خوشی ہوگی۔حضور ﷺ نے

انسؓ کو اپنے پاس رکھ لیا اور انہوں نے دس سال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی توفیق پائی۔

حضرت انسؓ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں جو کچھ سیکھا اس کا ذکر اس طرح کیا کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے مجھے یہ نصائح فرمائیں۔

(1) اے میرے بیٹے میرے راز کی حفاظت کرنا تم مومن بن جاؤ گے۔

(2) اگر ہو سکے تو ہمیشہ باوضو رہنا کیونکہ اگر موت کا فرشتہ باوضو شخص کی روح قبض کرے تو وہ اس کے حق میں اچھا گواہ ہوتا ہے۔

(3) بیٹے ! اگر ہو سکے تو ہمیشہ دعامیں لگے رہنا کیونکہ جب تم دعا میں مشغول ہو گے فرشتے تمہارے لئے دعائیں کریں گے۔

(4) جب بھی گھر سے نکلو تو کسی کی طرف (بے وجہ) نظر اٹھا کر مت دیکھنا سوائے اس کے کہ تم سلام کرو اگر اس حال میں گھر جاؤ گے تو تمہاری نیکیوں میں اضافہ ہوگا اور تمہارے گھر والوں کے لئے برکت کا موجب ہوگا۔

(5) اگر تم میری اطاعت کرو تو موت سے بڑھ کر تمہیں کوئی چیز محبوب نہ ہو۔(7)

حضرت اُمِّ سُلَیمؓ رشتہ میں رسول اللہ ﷺ کی خالہ تھیں اور ان کے شوہر ابو طلحہؓ رسول اللہ ﷺ کے فدائی عاشق تھے۔ حضور ﷺ ان

کے گھر بے تکلفی سے آتے جاتے تھے اور بعض دفعہ ان کے گھر تشریف لا کر آرام فرماتے۔ حضرت اُمِّ سُلَیمؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پینے کی چیزیں پیش کرتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں قبول فرما لیتے اور اسی طرح بے تکلفانہ انداز میں دینی سوال بھی کر لیا کرتیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بڑی شفقت سے ان کو جواب دیتے۔

ایک دفعہ حضرت اُمِّ سُلَیمؓ کے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے وہ گھر پر نہ تھیں آپ آرام کی خاطر بستر پر سو رہے۔ کسی نے اُمِّ سُلَیمؓ کو اطلاع کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؓ کے بچھونے پر سو رہے ہیں۔ اُمِّ سُلَیمؓ آئیں تو دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پسینہ سے شرابور ہیں۔ وہ موقع غنیمت جانتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ پونچھ کر شیشی میں بھرنے لگیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی چونک گئے اور فرمایا کہ یہ کیا کر رہی ہیں۔ اُمِّ سُلَیمؓ کہنے لگیں کہ اسے اپنی خوشبو کی شیشی میں ڈالوں گی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ سب سے بڑھ کر خوشبو ہے اور یہ میں اس لئے کر رہی ہوں تا کہ ہمارے بچے اس سے برکت حاصل کر سکیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے۔(8)

اسی طرح ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُمِّ سُلَیمؓ کے گھر تشریف لائے۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجور اور مکھن پیش کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ ان چیزوں کو برتن میں ہی رہنے دو میں روزہ سے ہوں۔ پھر حضورﷺ نے گھر میں ایک طرف جا کر نفل نماز ادا فرمائی، اُمِ سُلَیمؓ اور ان کے گھر والوں کے لئے دعا کی۔ اُمِّ سُلَیمؓ نے حضورﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک خواہش ہے۔ حضورﷺ نے پوچھا، وہ کیا؟ انہوں نے جواب دیا، آپ کا خادم انسؓ، اس کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ تب حضورﷺ نے دعا کی، اے اللہ انس کے مال اور اولاد میں برکت عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو غیر معمولی طور پر قبول فرمایا۔ چنانچہ سو تک ان کی اولاد ہوئی۔ ان کا باغ سال میں دو دفعہ پھل دیتا تھا اور انہوں نے بہت لمبی عمر پائی۔(9)

کسی نے حضورﷺ سے عرض کیا کہ آپﷺ امہّات المؤمنین کے علاوہ صرف اُمِ سُلَیمؓ کے گھر جاتے ہیں اس کی کیا حکمت ہے؟ آپﷺ نے فرمایا کہ ایک تو میرا ان سے رحمی رشتہ ہے جس کا حق ادا کرنا مجھ پر لازم ہے دوسرے ان کے والد اور بھائی ایک جنگ میں شہید ہو گئے تھے مجھے اس کا بھی پاس ہے۔(10)

اُمِّ سُلَیمؓ اور ان کے خاوند ابوطلحہؓ کا ایک عجیب اور بظاہر ناقابل یقین واقعہ ان کے بیٹے ابوعمیرؓ کی وفات پر ان کے غیر معمولی صبر کا ہے۔

واقعہ یوں ہے کہ ابوعمیرؓ جو اُمّ سُلَیمؓ کے بہت ہی پیارے بیٹے تھے شدید بیمار ہو گئے۔ ان دنوں ابوعمیرؓ کے والد ابوطلحہؓ کسی کام سے باہر گئے ہوئے تھے۔ اسی بیماری میں ابوعمیرؓ اچانک فوت ہو گئے اس موقع پر ان کی والدہ اُمِّ سُلَیمؓ نے جنہیں اپنے بیٹے سے بہت محبت تھی۔ کمال صبر کا نمونہ دکھایا۔ وہ نہ تو خود پریشان ہوئیں نہ سفر سے آتے ہی اپنے شوہر کو پریشان کیا۔ بلکہ بچے کو اللہ کی امانت جان کر صبر کر لیا اور سب گھر والوں سے کہہ دیا کہ کوئی ابوطلحہؓ کو ان کے بیٹے کی وفات کے بارہ میں نہ بتائے۔ جب ابوطلحہؓ رات گئے واپس لوٹے اور بیمار کا حال پوچھا تو اُمِّ سُلَیمؓ نے بڑے صبر اور عقلمندی سے کام لیتے ہوئے ذو معنی جواب دیا کہ بچہ بہت سکون میں ہے۔ ان کا مطلب تھا کہ وہ بیماری کی تکلیف سے آزاد ہو کر خدا کے حضور حاضر ہو چکا ہے۔ ابوطلحہؓ سمجھے کہ شاید بچہ صحت یاب ہو گیا ہے۔ پھر اُمِّ سُلَیمؓ نے ابوطلحہؓ کو کھانا پیش کیا اور وہ دونوں آرام سے سو گئے۔ اگلی صبح جب نماز کے لئے مسجد نبوی جانے لگے تو اُمِّ سُلَیمؓ نے انہیں روک کر پوچھا ابوطلحہؓ اگر کوئی شخص ہمارے پاس اپنی کوئی امانت رکھوائے اور پھر واپس مانگ لے تو کیا ہمیں وہ امانت واپس دینی چاہیئے یا نہیں؟ ابوطلحہؓ نے کہا ہاں کیوں نہیں؟ اس پر اُمِّ سُلَیمؓ نے ان سے کہا کہ پھر آپ اپنے

بیٹے کی وفات پر صبر کریں کیونکہ وہ بھی ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت تھا اور اب اس نے ہم سے اپنی امانت واپس لے لی ہے۔ ابو طلحہؓ مسجد نبوی میں جا کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو سارا واقعہ کہہ سنایا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تم دونوں کی آج کی رات میں برکت ڈالے اور اس بچے کا نعم البدل عطاء کرے۔ چنانچہ حضور ﷺ کی یہ دعا ان کے حق میں قبول ہوئی اور اُمِّ سُلَیمؓ کی اولاد میں ایسی برکت پڑی کہ دس بیٹے ہوئے اور سب کے سب قرآن کے حافظ تھے۔(11)

حضرت اُمِّ سُلَیمؓ کو حضور ﷺ سے بے انتہا محبت تھی۔ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے۔ پیاس محسوس ہونے پر بے تکلّفی سے اٹھ کر ان کے مشکیزہ سے منہ لگا کر پانی پی لیا۔ اُمِّ سُلَیمؓ نے تبرک کی خاطر مشکیزہ کا منہ کاٹ کر اپنے پاس رکھ لیا۔(12)

اُمِّ سُلَیمؓ حضور ﷺ کے ٹوٹے ہوئے بالوں کو بھی شیشی میں محفوظ کر لیتی تھیں۔ اسی طرح حضور ﷺ کا پسینہ بھی اپنے پاس خوشبو کے طور پہ رکھتیں۔ مگر محتاط اتنی تھیں کہ اپنی وفات سے پہلے وہ وصیت کر گئیں کہ ان چیزوں کو میرے ساتھ دفنا دیا جائے۔(13)

5 ہجری میں حضرت زینبؓ سے حضور ﷺ کی شادی کے موقعہ پر

اُمِّ سُلَیمؓ نے گوشت کا عمدہ کھانا تیار کیا اور اپنے بیٹے انسؓ کے ہاتھ کھانے کا بھرا برتن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھجوایا اور کہلا بھیجا کہ اس خوشی کے موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ حقیر سا تحفہ قبول فرمائیں۔(14)

7 ہجری میں غزوۂ خیبر کے بعد حضرت صفیہؓ کی حضور ﷺ سے شادی ہوئی تو اُمِّ سُلَیمؓ نے ہی حضرت صفیہؓ کو دلہن بنایا۔ اُمِّ سُلَیمؓ اکثر حضور ﷺ کے گھر کی خواتین کے ساتھ غزوات اور سفروں پر جایا کرتی تھیں۔(15)

اُمِّ سُلَیمؓ کا ایک اور دلچسپ واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ کی اُمِّ سُلَیمؓ کے ہاں پرورش پانے والی ایک بچی پر نظر پڑی تو ازراہِ شفقت فرمایا، ارے تم تو بہت بڑی ہوگئی ہو۔ پھر ازراہِ مذاق فرمایا، اور بڑی مت ہونا۔ اس پر وہ بچی روتے ہوئے اُمِّ سلیمؓ کے پاس چلی گئی۔ اُمِّ سُلَیمؓ نے پوچھا میری بچی کیا بات ہے؟ اس نے کہا کہ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا ہے کہ اب اور بڑی نہ ہونا۔ بس اب تو میں کبھی بڑی نہ ہوسکوں گی۔ یہ سن کر اُمِّ سُلَیمؓ جلدی سے اٹھیں اور اپنی چادر اوڑھی اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا اُمِّ سُلَیمؓ کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ کیا آپ نے میری یتیم بچی کو بد دعا دی

ہے۔حضورﷺ نے پوچھا وہ کیسے؟ انہوں نے حضورﷺ کو سارا قصہ سنایا کہ یارسول اللہﷺ وہ تو یہی سمجھ رہی ہے کہ آپﷺ نے یہ کہہ کر اور بڑی نہ ہونا اسے بد دعا دے دی ہے اس پر رسول اللہﷺ ہنس پڑے اور فرمانے لگے اے اُمِّ سُلَیمؓ کیا تمہیں پتہ نہیں کہ میں نے اپنے رب سے کیا شرط کر رکھی ہے؟ میں نے کہہ رکھا ہے کہ میں تو ایک انسان ہوں اور ایک عام انسان کی طرح ہی خوش بھی ہوتا ہوں اور غصّے بھی۔ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کے بارہ میں کوئی ایسی بات کہہ دوں جس کا وہ اہل نہ ہو تو وہ بات اس کے لئے قیامت کے دن طہارت, پاکیز گی اور قرب الٰہی کا موجب بنا دے(16)

اس واقعہ سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اُمِّ سُلَیمؓ یتیم بچوں کی اپنے گھر میں نہایت پیار اور محبت سے پرورش کیا کرتی تھیں۔ بچوں کے نازک جذبات، ان کی معصومانہ تکالیف کا احساس کرتیں اور انہیں دور کرنے کی بھی کوشش کرتی تھیں۔ حضرت اُمِّ سُلَیمؓ حضورﷺ کی بہت اطاعت گزار صحابیہ تھیں اور آپﷺ کے ہر حکم پر عمل کرنے کی کوشش کرتی تھیں۔ ایک خاتون بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہﷺ نے ہم سے اس بات پر بیعت لی کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی۔ اس عہد کا جن پانچ عورتوں

نے حق ادا کر کے دکھایا ان میں سے ایک اُمِّ سُلَیمؓ بھی تھیں ۔(17)

مدینہ کے ابتدائی دنوں کی بات ہے ایک روز ابوطلحہؓ اُمِّ سُلَیمؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میں نے حضور ﷺ کی آواز میں کمزوری محسوس کی ہے ۔لگتا ہے کہ حضور ﷺ مسلسل فاقہ سے ہیں ۔کیا تمہارے پاس گھر میں کھانے کے لئے کچھ ہے؟ اُمِّ سلیمؓ نے کہا، ہاں اور پھر فوراً کچھ روٹیاں ایک کپڑے میں لپیٹ کر اپنے پیارے بیٹے انسؓ کے ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوادیں ۔انسؓ کہتے ہیں، میں مسجد نبوی میں حضور ﷺ کے پاس گیا۔آپ ﷺ اپنے صحابہ میں تشریف فرما تھے۔ میں سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔حضور ﷺ نے فرمایا، کیا ابوطلحہؓ نے تمہیں کھانے کی کوئی چیز دے کر بھیجا ہے ۔انسؓ نے عرض کی ، جی ہاں ! اے اللہ کے رسول ﷺ ۔رسول اللہ ﷺ نے تمام حاضرین مجلس سے فرمایا کہ چلو ابوطلحہؓ کی طرف چلیں ۔انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے جا کر ابوطلحہؓ کو بتایا کہ حضور ﷺ صحابہ کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں ۔ابوطلحہؓ نے اُمِّ سلیمؓ کو بتایا کہ حضور ﷺ تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس کھانے کا مناسب انتظام نہیں ہے ۔اُمِّ سُلَیمؓ نے بڑے توکل سے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہت بہتر جانتے ہیں ۔تب ابوطلحہؓ بھی

توکّل کرتے ہوئے گھر سے نکلے اور حضور ﷺ کو اپنے ساتھ گھر لے آئے۔ حضور ﷺ نے آتے ہی فرمایا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ اُمِّ سُلَیمؓ وہی روٹیاں لے آئیں۔ حضور ﷺ کے حکم پر ان روٹیوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کیئے گئے۔ اُمِّ سُلَیمؓ نے اپنے گھی کے برتن میں سے کچھ گھی نکال کر ان روٹیوں پر ڈالا پھر رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اور فرمایا دس دس کر کے صحابہ اندر آتے جائیں اور کھانا کھاتے جائیں۔ اس طرح وہاں موجود تمام لوگوں نے کھانا کھایا جن کی تعداد ستر اسی کے قریب تھی۔ (18)

حضرت اُمِّ سُلَیمؓ انتہائی مہمان نواز اور لوگوں کا بہت خیال رکھنے والی خاتون تھیں۔ آپ کی قربانی اور ایثار کا ایک مشہور واقعہ یہ ہے کہ ایک دفعہ حضور ﷺ کے پاس ایک مہمان آیا تو پہلے تو آپ ﷺ نے ازواج مطہرّات کی طرف پیغام بھجوایا کہ اس مہمان کی مہمان نوازی کی جائے۔ اتفاق سے اس وقت کسی کے پاس کچھ نہ تھا جس سے اس مہمان کی مہمان نوازی کی جاتی۔ پھر جب آپ ﷺ نے صحابہ میں اس کی تحریک فرمائی تو ابوطلحہؓ نے بخوشی اس کی حامی بھر لی۔ گھر جا کر اپنی اہلیہ اُمِّ سُلَیمؓ سے کہا کہ یہ حضور ﷺ کا مہمان ہے اس کی ضیافت کا انتظام

کریں۔ اس پر اُمِّ سُلَیمؓ کہنے لگیں کہ گھر میں صرف بچوں کے لئے ہی معمولی سا کھانا ہے۔ اس صورتحال میں ان دونوں نے یہ ترکیب سوچی کہ بچوں کو کسی نہ کسی طرح سُلا دیا جائے اور کھانا مہمان کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور عین کھانے کے وقت اُمِّ سُلَیمؓ چراغ ٹھیک کرنے کے بہانے اٹھیں اور اسے بجھا دیا تا کہ حضورﷺ کا مہمان پیٹ بھر کر کھانا کھا لے۔ جب مہمان نے کھانا شروع کیا تو دونوں میاں بیوی یہ ظاہر کرتے رہے کہ گویا وہ مہمان کے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں اور خالی منہ ہلا کر مچا کے لیتے رہے اس طرح انہوں نے رات بھوکے رہ کر گزار دی۔ صبح جب ابو طلحہؓ حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضورﷺ نے فرمایا کہ رات میرے مہمان کے ساتھ جو اچھا سلوک تم نے کیا اللہ بھی اس پر خوشی سے مسکرا رہا تھا۔ (19)

حضورﷺ اُمِّ سُلَیمؓ اور انصار کی بعض عورتوں کو خدمت کے لئے غزوات میں اپنے ساتھ رکھتے تھے اور یہ خواتین مشکیں بھر بھر کے لاتیں اور لوگوں کو پانی پلاتیں اسی طرح زخمیوں کی مرہم پٹی بھی کیا کرتی تھیں۔

آپؓ کی جرأت کا یہ واقعہ بھی مشہور ہے کہ غزوۂ حنین کے موقعہ پر آپؓ کے پاس ایک خنجر دیکھ کر آپؓ کے خاوند ابو طلحہؓ نے حضورﷺ سے

عرض کیا کہ اُمِّ سُلَیمؓ نے بھی کمر بند میں خنجر چھپا رکھا ہے۔ حضورﷺ کے پوچھنے پر اُمِّ سُلَیمؓ نے بتایا کہ میرا ارادہ ہے کہ جو مشرک میرے سامنے آئے گا اس کا پیٹ چاک کر دوں گی۔ اس پر حضورﷺ مسکرائے۔ پھر اُمِّ سُلَیمؓ نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہﷺ فرار ہونے والوں کے بارے میں حکم فرما دیں۔ حضور نے فرمایا کہ تمہیں اس کی فکر کی کوئی ضرورت نہیں اللہ خود ان کا انتظام کر لے گا۔(20)

حضرت اُمِّ سُلَیمؓ وہ خوش نصیب خاتون تھیں جنہیں رسولﷺ نے ان کی زندگی میں جنت کی خوشخبری دی۔ رسول کریمﷺ نے اپنی ایک رؤیا بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے جنت میں کسی کے قدموں کی آہٹ سنی تو مجھے بتایا گیا کہ یہ غمیصاء بنت ملحان اُمِّ سُلَیمؓ ہے۔ اُمِّ سُلَیمؓ کی وفات حضرت ابو بکر صدیق ؓ کے عہد خلافت میں ہوئی۔(21)

حوالہ جات

(1) الاصابۃ فی تمیز الصحابہ لابن حجر جلد 8 (صفحہ 243۔244)

(2) الاصابۃ فی تمیز الصحابہ لابن حجر جلد 8 (صفحہ 243)

(3) نسائی کتاب النکاح

(4) معجم الاوسط جلد 4 (صفحہ 280)

(5) مسلم کتاب الفضائل وکتاب الادب

(6) ترمذی کتاب الصلاۃ

(7) علل المتناھیہ جلد 1 (صفحہ 351)

(8) مسلم کتاب الفضائل

(9) بخاری کتاب الصوم

(10) مسلم کتاب الفضائل واصابۃ جلد 8 (صفحہ 243)

(11) مسلم کتاب الفضائل

(12) مسند احمد بن حنبل

(13) بخاری کتاب الاستئذان

(14) مسلم کتاب الفضائل مناقب الانصار

(15) مسلم کتاب الفضائل مناقب الانصار

(16) مسلم کتاب الفضائل مناقب الانصار

(17) بخاری کتاب الجنائز

(18) بخاری کتاب الاطمعہ

(19) بخاری کتاب المناقب

(20) بخاری کتاب المغازی واصابۃ جلد8 (صفحہ 243)

(21) مسلم کتاب الفضائل

(22) سیر الصحابہ جلد6 (صفحہ 129) ازسید سلیمان ندوی

حضرت اُمِّ سُلَیمؓ

(Hadrat Umm-e-Sulaim[rd])

Urdu

by Amatul Hafeez Abida Zeervi

Published in UK in 2007

Published by:
Islam International Publications Ltd.
'Islamabad' Sheephatch Lane,
Tilford, Surrey GU10 2AQ,
United Kingdom.

Printed in U.K. at:
Raqeem Press
Sheephatch Lane
Tilford, Surrey
GU10 2AQ

ISBN: 1 85372 999 x